Regd L. No 5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱/-

یوم جمعہ — ۳۰ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ — ۲ ماہ وفا ۱۳۳۳ ہش — ۲ جولائی ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۵۱

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے عراق اور ایران کی دعوت قبول کر لی

کراچی یکم جولائی۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے عراق اور ایران جانے کے لئے دونوں حکومتوں کی دعوت قبول کر لی ہے ڈاکٹر قریشی ۹ جولائی کو کراچی سے بغداد روانہ ہوں گے۔ اور دونوں ملکوں میں دس دس روز قیام کریں گے:

مسٹر چرچل برطانیہ روانہ ہو گئے

نیویارک یکم جولائی۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر چرچل اور وزیر خارجہ مسٹر ایڈن جو آج صبح اوٹاوا سے نیویارک پہنچے تھے۔ کوئین الزبتھ جہاز میں سوار ہو گئے۔ انہیں آج شام کو برطانیہ روانہ ہو جانا تھا:

پاکستان کے دستور کا پہلا مسودہ تیار ہو گیا

ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ کشمیر کے باشندوں کو حق خود ارادیت نہ دلا دیں

ریڈیو پاکستان سے وزیر اعظم پاکستان کی ماہانہ تقریر

کراچی یکم جولائی۔ آج شام کے سوا سات بجے ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے اعلان کیا۔ کہ پاکستان کے دستور کا پہلا مسودہ تیار ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ دستور سازی کا کام اطمینان بخش طریقہ پر جاری ہے۔ اب صرف چند ایک دستوری مسودے میں شامل کرنے باقی ہیں۔ ان بابوں میں مرکز اور صوبوں کے درمیان تقسیم اختیارات کا مسئلہ وفاقی دار الحکومت کی تعیین اور قبائلی علاقوں کے امور شامل ہیں۔ بلوچستان اور بلوچستانی ریاستوں کی یونین کے ادغام کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ متحدہ بلوچستان وہاں کے باشندوں کی طاقت کا ذریعہ ہو گا۔ اس طرح بلوچستان بھی دوسرے صوبوں کے قریب آ جائے گا۔ اور وہاں کے باشندوں کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملے گا۔ سوئی گیس کے ذریعہ بلوچستان کے عظیم قدرتی وسائل کو ترقی دینے کا موقعہ مل سکے گا۔

مشرقی پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ دفعہ ۹۲ الف لگنے کے بعد وہاں کی حالت بہت حد تک بہتر ہو چکی ہے۔ اقتصادی بحالی کا کام اطمینان بخش طریق پر جاری ہے۔ وہاں کے سرکاری ملازموں تاجروں۔ کارخانہ داروں اور عوام میں اعتماد بحال ہوتا جا رہا ہے۔ تخریبی عناصر کو کچلنے کے لئے مرکزی حکومت جن تدابیر پر عمل درآمد کر رہی ہے۔ عوام نے ان میں بہت حد تک تعاون کیا ہے۔ جہاں تک صوبے کے عوام کی فلاح و بہبود کا تعلق ہے۔ حکومت اس کے لئے فوری اقدامات کر رہی ہے۔ صوبہ کی اقتصادی بحالی کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ اس نے اپنی رپورٹ مرکز کو پیش کر دی ہے۔ اور مرکز اس رپورٹ پر پوری توجہ سے غور کر رہا ہے۔ وزیر اعظم نے پھر اس ارادہ کا اظہار کیا کہ مشرقی پاکستان کے حالات معمول پر آنے کے بعد فوراً پارلیمانی نظام کو ۔۔۔ بحال کر دیا جائے گا۔ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ دونوں ملکوں کے درمیان کشمیر اور نہری پانی کے جھگڑوں کو خاص اہمیت ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت پاکستان ان مسئلوں کو جلد از جلد منصفانہ طور پر حل کرنے کے لئے ہر امکان کا جائزہ لے گی۔ آپ نے کہا کہ حکومت اس وقت تک چین سے نہ بیٹھے گی جب تک کشمیر کے ۴۰ لاکھ باشندوں کو آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعہ حق خود ارادیت نہ دلا دے گی۔ آپ نے کہا کہ اس جھگڑے میں دنیا کی آزاد اور امن پسند قوموں پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

نہری پانی کے جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان سے ۱۳ مارچ ۱۹۵۲ء کو یہ سمجھوتہ ہوا تھا۔ کہ دریائے سندھ کے طاس کے پانی کا مسئلہ طے کرنے کے لئے عالمی بنک کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے اور اس عرصہ میں ہندوستان پاکستان کو پانی کی سپلائی بدستور جاری رکھے۔ لیکن اب ہندوستان نے یکطرفہ کارروائی کی ہے۔ اس نے بھاکڑہ بند کے لئے دریائے ستلج کا پانی استعمال کرنے کا اعلان کیا ہے۔

ترکی اور پاکستان کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر محمد علی نے کہا کہ یہ معاہدہ نہ صرف پاکستان اور ترکی بلکہ تمام عالم اسلامی کے لئے زبردست اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس سے قیام امن میں بڑی مدد ملے گی۔ اس معاہدہ کے تحت ایک دوسرے کی دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گولہ بارود اور سامان جنگ کا تبادلہ بھی کیا جائیگا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی تشویشناک علالت

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں

لاہور یکم جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کو کئی روز سے نقرس کی تکلیف تھی۔ اور نقاہت بہت تھی۔ پرسوں بروز منگل صبح یکدم نقاہت بہت زیادہ معلوم ہونے لگی۔ اور تنفس تیز ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تشویش پیدا ہو گئی۔ لہذا اسی وقت لاہور فون کر کے ڈاکٹر بلانے کا انتظام کیا گیا۔ شام کو صاحبزادہ مرزا منظور احمد صاحب ڈاکٹر پیرزادہ صاحب کو لے کر ربوہ پہنچ گئے۔ ڈاکٹر صاحب حضرت میاں صاحب کا معائنہ کر کے اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ بیماری کے اثر کی وجہ سے دل پر اثر پڑ گیا ہے۔ جس کی وجہ سے دل میں ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ اور دل کا فعل پورا نہیں ہو رہا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ فوری طور پر لاہور لے جانا بہتر رہے گا۔ کل رات سانس کی تنگی کے دورے بار بار ہوتے رہے اور بہت تکلیف رہی۔ اس لئے کل لاہور نہ لایا جا سکا۔ آج صبح ایمبولنس کار پر حضرت میاں صاحب کو لاہور لایا گیا۔ راستہ میں شیخوپورہ کے قریب تنفس کا شدید دورہ پڑا۔ مگر ٹیکے وغیرہ کرنے اور آکسیجن سونگھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصف گھنٹہ میں آرام ہو گیا اور آپ بستر آہستہ شام کے ۴ بجے لاہور پہنچے۔

آج نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے کہ

شام کے وقت سے طبیعت قدرے بہتر ہے اور تنفس کے دورے میں بھی خفیف سی کمی ہے۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا فرمائیں:

ہند چینی میں سولہ سو مربع میل کا علاقہ خالی

ہنوئی یکم جولائی۔ ہند چینی میں دریائے سرخ کے جنوبی علاقے سے فرانسیسی یونین کی تمام فوجیں نکال لی گئی ہیں۔ اس علاقہ کا رقبہ ۱۶ سو مربع میل ہے۔ اور اس کی آبادی ۳۰ لاکھ ہے۔ ویٹ منہ فوجوں نے ہنوئی سے ۵۷ میل مغرب میں ایک اور چوکی پر بغیر جنگ کئے قبضہ کر لیا ہے۔

چو این لائی چین پہنچ گئے

پیکنگ یکم جولائی۔ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی جنیوا کانفرنس میں شرکت کرنے کے بعد چین واپس پہنچ گئے:

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے الفضل پریس میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر: روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

درود شریف کی فضیلت

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من صلّٰی علیّ صلوٰۃ واحدۃً صلی اللہ علیہ عشر صلوٰت

وحطت عنہ عشر خطیئات۔ (سنن نسائی)

ترجمہ:- حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس پر دس برکات نازل فرماتا ہے۔ اور اس کی دس بدیاں معاف کی جاتی ہیں۔

چندہ جلسہ سالانہ اور فصل گندم

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ فصل کے نکلتے وقت ہر ایک جنس کم نرخ پر مہیا ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد جوں جوں وقت گزرتا جائے۔ نرخ عموماً تیز ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے اکثر احباب فصل نکلتے وقت سارے سال کے لئے گندم خرید کر رکھ لیتے ہیں۔ تاکہ مہنگی ہونے پر انہیں زیادہ رقم خرچ نہ کرنی پڑے۔

جلسہ سالانہ پر قریباً دو ہزار من گندم خرچ ہوتی ہے۔ جس کا ابھی خریدنا ضروری ہے۔ ورنہ بعد میں اگر دو تین روپے فی من ہی نرخ تیز ہو گیا تو پانچ چھ ہزار روپیہ کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے اس وقت کم از کم بیس ہزار روپیہ درکار ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اس وقت تک جو چندہ آیا ہے وہ صرف اڑھائی ہزار روپیہ کے قریب ہے۔ جو اس غرض کے لئے ناکافی ہے۔ لہٰذا میں احباب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ وہ چندوں کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی میں عام طور پر جو سستی کی جاتی ہے اسے دور کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

واقف زندگی طلبا کیلئے اعلان

تمام واقف زندگی طلباء جو میٹرک میں پاس ہوئے ہیں ۱۰ر جولائی بروز ہفتہ انٹرویو کے لئے ۹ بجے صبح دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔ وقت کی پابندی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

جامعہ نصرت میں داخلہ

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ جامعہ نصرت میں فرسٹ ایر آرٹس میں داخلہ ۲۷ر جولائی بروز ہفتہ سے شروع ہے اور چھ جولائی تک جاری رہے گا۔ کالج میں آرٹس کے قریباً تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی بچیوں کو جامعہ نصرت میں تعلیم کے لئے بھجوائیں۔ تاکہ یونیورسٹی کی اعلےٰ تعلیم کے ساتھ اعلےٰ دینی تعلیم اور تربیت بھی ہو سکے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا بھی انتظام ہے۔ پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوائے جا سکتے ہیں۔ طالبات اپنے جملہ سرٹیفکیٹس ساتھ لائیں۔

(ڈائرکٹرس جامعہ نصرت ربوہ)

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حقیقی نیکی کی بنیاد خدا تعالیٰ پر ایمان ہے

"حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو۔ کیونکہ مجازی حکام کو یہ معلوم نہیں کہ کوئی گھر کے اندر کیا کرتا ہے۔ اور پس پردہ کسی کا کیا فعل ہے اور اگرچہ کوئی زبان سے نیکی کا اقرار کرے۔ مگر اپنے دل کے اندر وہ جو کچھ رکھتا ہے اس کے لئے اس کو ہمارے مواخذہ کا خوف نہیں۔ اور دنیا کی حکومتوں میں سے کوئی ایسی نہیں جس کا خوف انسان کو رات میں اور دن میں، اندھیرے میں، اور اجالے میں، خلوت میں اور جلوت میں، ویرانے میں اور آبادی میں، گھر میں اور بازار میں ہر حالت میں یکساں ہو۔ پس درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے۔ جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کا شاہد ہے"۔ (ملفوظات)

علاج کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا مجوزہ سفر امریکہ

امسال مجلس مشاورت کے موقعہ پر چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت کراچی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے پیش نظر جو عرصہ دراز سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ نمائندگان مجلس کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ حضور کی خدمت میں امریکہ تشریف لے جانے اور وہاں اپنا علاج کروانے کی درخواست پیش کی جائے۔ نیز کہ اس غرض کے لئے ضروری فنڈ جمع کیا جائے۔ حضور کے ساتھ جانیوالے عملہ کا سفر خرچ جو پرائیویٹ سیکرٹری ڈاکٹر و دیگر خدام پر مشتمل ہوگا کا اندازہ ....۵ روپے کیا گیا۔

نمائندگان نے اس نیک تجویز کا ایمان افروز جوش کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہوئے حضور کے خدام کے اخراجات سفر کے لئے اسی وقت والہانہ انداز میں نقد رقمیں پیش کیں۔ اور بعض دوستوں نے وعدے لکھوائے جن کی میزان ۵۰۹۶۵ تک پہونچ گئی۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس غرض کے لئے دفتر محاسب میں "سفر امریکہ" کے نام سے مد کھولی گئی ہے۔ اس مد کا روپیہ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام پر بھیجتے وقت سفر امریکہ کی تخصیص کی جائے۔ اور وعدے ناظر بیت المال کے نام پر بھیجے جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

سندھ کی زمینوں کیلئے اچھے کارکنوں کی ضرورت

سندھ کی زمینوں کے لئے تین چار اچھے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو زمیندارہ خاندان سے ہوں۔ اور زمیندارہ کام سے خوب واقف ہوں۔ نیز اچھی تعلیم والے ہوں۔ لمبے قد کے اور چوڑے بدن کے مضبوط نوجوان جو رات دن محنت کا کام کر سکتے ہوں۔ اس کام کے اہل ہوں گے۔ بعض مشینوں سے دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ سپاہیانہ مزاج کے ہوں۔ بی اے سیکنڈ کلاس کو اگر دوسری باتوں میں اچھا ہو۔ ترجیح دی جائے گی۔ مگر بعض کاموں کے لئے میٹرک فرسٹ کلاس یا ایف اے سیکنڈ کلاس بھی کام دے سکتے ہیں تنخواہ کا فیصلہ امیدوار کی قابلیت کے مطابق انفرادی طور پر کیا جائے گا۔ انتخاب کی صورت میں فوری طور پر کام پر لگنا ہو گا۔

(پرائیویٹ سکرٹری معرفت ایسٹرن سروس لمیٹڈ ملم انبرسوڈ کراچی)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ر وفا ۱۳۴۳ہش

اسلامی عبادات

زندگی دو بڑے حصوں میں منقسم ہے۔ انفرادی اور اجتماعی۔ چونکہ کوئی انسان دنیا میں تنہا زندگی نہیں بسر کر سکتا۔ بلکہ وہ انسانی سوسائٹی کا رکن ہوتا ہے۔ اس لئے جس طرح ہم اپنی انفرادی زندگی کے قیام کے لئے کوشش کرتے ہیں اسی طرح ہمیں اس سوسائٹی کے قیام کے لئے بھی کوشش کرنا لازمی ہے۔ جس کے بغیر ہماری انفرادی زندگی بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ جس طرح ہم کو اپنی انفرادی زندگی کے قیام کے لئے ضروریات بہم پہنچانی پڑتی ہیں۔ اسی طرح ہمیں اپنی اجتماعی زندگی کے قیام کے لئے بھی ضروریات بہم پہنچانا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس نے انسانی زندگی کو خلق کیا ہے۔ اس دین فطرت کے اصولوں میں جو اس نے اپنے رسولوں کے ذریعہ صحیح زندگی بسر کرنے کے لئے دیا ہے انفاق مال و جان کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انفاق کو نہ صرف عبادت میں داخل کیا ہے۔ بلکہ اس نے انسانی نجات کے لئے جہاد فی سبیل اللہ میں جان قربان کرنے کے ساتھ مال قربان کرنے کو بھی ایک لازمی شرط قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں جہاد فی سبیل اللہ کی جہاں بھی تاکید آئی ہے۔ ساتھ ہی اس کی تفصیل میں مالی اور جانی دونوں کی قربانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ سورہ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللّٰہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللّٰہ باموالکم وانفسکم

یعنی اے مسلمانو کیا میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جس سے تم دردناک عذاب سے نجات پاؤ۔ تو پھر سنو۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں سے جہاد کرو۔

جس طرح ہماری انفرادی زندگی کے کئی پہلو ہیں۔ اسی طرح ہماری اجتماعی زندگی کے بھی کئی پہلو ہیں۔ پھر ان پہلوؤں کے مختلف مدارج ہیں۔ یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے۔ کہ قومی حیات انفرادی حیات سے بھی قابل ترجیح ہے۔ مثلاً جب ایسا سوال پیدا ہو۔ کہ یا تو ہم قوم کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور یا اپنے نفس کو تو نفس کے فائدہ کو قوم کے فائدہ پر قربان کرنا پڑتا ہے۔ یہ تو دونوں میں تصادم کے موقعہ کا اصول ہے۔ لیکن ویسے بھی ہر فرد قوم کا فرض ہے۔ کہ وہ قومی حیات کی پرورش کے لئے اس رزق سے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔ اتنا کافی حصہ دیتا رہے۔ کہ جس سے جہاں تک اس کی ذات کا تعلق ہے۔ قومی کاموں میں حرج پیدا نہ ہو۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انفاق کو عبادات میں داخل فرمایا ہے۔ اور اس کو بھی دوسری عبادات صوم صلوٰۃ وغیرہ کی طرح دو درجوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک اکراہی اور دوسرا طوعی۔ عبادت کا اکراہی حصہ وہ ہے۔ جس کو فرض کہا جاتا ہے اور جس کو نہ ادا کرنے سے مسلمان عملاً مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں رہتا۔ مثلاً صلوٰۃ میں نماز کا فرض حصہ صوم میں ماہ صیام کے روزے۔ انفاق میں زکوٰۃ اس شرح کے مطابق جس کا تعین رسول اکرم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کیا۔ ان عبادات کا یہ حصہ فرض ہے۔ اور اس کے عمداً ادا نہ کرنے سے ہم عملاً مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ یہ کم سے کم عبادت ہے۔ جو ہر مسلمان کو کرنا عملاً مسلمان رہنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

لیکن عبادت فرض حصہ ادا کرنے تک محدود نہیں ہے۔ اتنی عبادت سے تو آپ صرف اسلامی سوسائٹی میں داخل ہوتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ عبادت جو ہمیں عذاب الیم سے بچاتی ہے۔ وہ اس وقت شروع ہوتی ہے۔ جب اس میں جہاد فی سبیل اللہ کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ از روئے قرآن کریم مال و جان کی قربانی لازمی ہے۔ ایک شخص جو فرض نماز ادا کرتا ہے۔ ماہ صیام کے روزے رکھتا ہے۔ استطاعت پر حج کرتا ہے۔ نصاب کی موجودگی میں زکوٰۃ دیتا ہے۔ لیکن یہ جہاد فی سبیل اللہ نہیں کہلا سکتا۔ جہاد فی سبیل اللہ کا رنگ اسی وقت پیدا ہوگا۔ جب ہم فرض عبادت سے زیادہ عبادت کریں۔ اور جتنی بھی زیادہ کریں۔ اسی کے مطابق ہمارا درجہ بھی زیادہ ہوگا۔ اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں۔

چونکہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے انفرادی حیات پر قومی حیات کو لوجوہات ترجیح ہے۔ اس لئے جہاد فی سبیل اللہ یعنی مال و جان کی عام عبادات سے زیادہ موجب ثواب ہے۔ بلکہ بقول حق تعالیٰ دراصل عذاب الیم سے بچنے کا یہی واحد ذریعہ ہے۔

یہ تو عام حالات کا معاملہ ہے۔ لیکن جب کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم سے تجدید و احیائے دین کے لئے خاص طور پر کھڑی ہوتی ہے۔ جس کا مقصد حیات ہی انسانوں کو راہِ نجات پر گامزن کرنا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی جماعت صرف معمولی فرض عبادات تک محدود نہیں رہ سکتی۔ بلکہ لازماً اس کی عبادات جہاد فی سبیل اللہ کے رنگ سے رنگین ہونی چاہئیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کی مال و جان کی قربانیاں فرض حدود سے بہت وسیع ہونی چاہئیں۔

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی فرستادہ کو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ تو وہ اس کو حالات کے مطابق لائحہ عمل اختیار کرنے کے لئے خود ہدایات دیتا ہے۔ اور اگر وہ فرستادہ اپنی جماعت کو فرضی عبادات سے زیادہ عبادت کا حکم دیتا ہے۔ تو وہ اشارہ الٰہی سے ہی حکم دیتا ہے۔ خواہ اس کا ذکر کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ حالات کے مطابق جہاد فی سبیل اللہ کو باحسن طریق سرانجام دینے کے لئے جو ہدایات وہ دیتا ہے۔ جماعت کے لئے ان پر عمل کرنا ایسا ہی لازمی ہے۔ جیسا کہ فرض عبادات کی ادائیگی عام مسلمان بننے کے لئے لازمی ہے۔ اگرچہ وہ قربانیاں شریعت میں طوعی ہی کہلاتی ہیں۔ لیکن جب امام وقت کسی ایسی جماعت کو جو اس کے زیر قیادت تجدید و احیاء کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ زیادہ انفاق کا حکم دیتا ہے۔ اس حد تک وہ فرض کا ہی حکم رکھتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے چندہ جات لازمی اسی تعریف میں آتے ہیں۔ اور جو شخص ایسے چندہ جات ادا نہیں کرتا۔ وہ جماعت کا رکن نہیں کہلا سکتا۔

چندہ جات لازمی کی وصولی میں تشویشناک کمی

رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے زمانہ کا جب ذکر ہو۔ تو ہر مسلمان اپنے دل میں حسرت سے یہ کہتا ہے۔ کہ کاش ابھی بھی اس زمانہ میں ہوتا۔ تو مظلومیت کی تائید اور اسلام کی نصرت کے لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی عدیم المثال قربانیوں میں حصہ لے کر زندہ جاوید ہو جاتا۔ احمدی احباب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اسلام کی خاطر قربانیوں کا دروازہ اب پھر کھل گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس زمانہ میں کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکے گا۔ کہ اسے دین کے لئے قربانیوں کا موقعہ نہیں ملا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سلسلہ احمدیہ کے اولین خدام نے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی دینی خدمات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

”...... میں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلاءِ کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں۔ ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں ...... وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں۔ کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے اہل و عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں ......“

(فتح اسلام)

اس میں کوئی شک نہیں کہ جماعت نے مجموعی لحاظ سے مالی قربانیوں کا ایک اعلیٰ معیار قائم کیا ہے۔ مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ معتدبہ ایسے احمدی ہیں۔ جو بے شرح اور بے قاعدہ چندہ دینے کے علاوہ بقایا دار ہیں۔ اور ایک خاصی تعداد نادہندگان کی بھی ہے۔ امراء اور عہدیداران مال سے توقع تھی۔ کہ سالِ رواں میں وہ چندوں کی تنظیم کو پہلے سے زیادہ مضبوط کریں گے۔ اور ایسی بیداری کا ثبوت دیں گے۔ جس سے ظاہر ہوگا۔ کہ انہیں موجودہ پُرخطر حالات کا پورا احساس ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ واقعات اس کے برعکس ہیں۔ چنانچہ سال رواں کے پونے دو ماہ گذرنے کے بعد یعنی مورخہ ۲۰/۶/ہش تک چندہ جات لازمی کی وصولی میں بجٹ کے مقابلہ میں تقریباً تیس ہزار روپے کی کمی ہے۔ یہ حالت حد درجہ تشویشناک ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان اور سکرٹریانِ مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے چندوں کا جائزہ لیں۔ اگر رقمیں وصول ہو چکی ہیں۔ تو روپیہ روک نہ رکھیں۔ بلکہ فوری طور پر مرکز میں روانہ کر دیں اور جو بقایا دار ہیں۔ ان سے بقایا جات وصول کئے جائیں۔ غرضیکہ ہر جماعت اپنا بجٹ پورا کرنے کے لئے پورا زور لگائے۔ اور اپنی مساعی کی رپورٹ نظارت بیت المال کو بھجواتی رہے۔

(ناظر بیت المال)

اسلام دنیا کی مشکلات کا کیا حل پیش کرتا ہے

بین الاقوامی اسلامی اقتصادی تنظیم کے اجلاس میں

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا خطبۂ صدارت

— گزشتہ سے پیوستہ —

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وآت ذا القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا۔

زکوٰۃ اور صدقات کے علاوہ اسلام میں اس بات کی طرف بھی متواتر توجہ دلائی گئی ہے کہ انسان نہ صرف اپنے مال کو مفید کاموں میں لگائے۔ بلکہ وہ ان تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اسے ودیعت کی ہیں۔ یہ حکم ایمان بالغیب اور اقامۃ الصلوٰۃ کے حکم کے ساتھ ہی سورۂ بقرہ کے شروع میں دیا گیا ہے۔ یہاں متقیوں کی اللہ تعالیٰ نے جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے

الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنٰھم ینفقون

اس سے بھی وہ پہلی بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو ایک مربوط شکل دیتا ہے۔ تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ انسان صحیح معنوں میں نیک اور اعمال صالحہ کی زندگی گزارے اور اس میں اللہ تعالیٰ کی خشیت ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ انسان صحیح اصولوں پر ایمان لاکر نماز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وصال حاصل کرے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اسے اللہ تعالیٰ نے جو رزق دیا ہے۔ اسے تمام بنی نوع انسان کی بہبود کے لئے خرچ کرے۔ چنانچہ ایک مسلمان کو نہ صرف اپنی دولت یا املاک کو مفید کاموں میں لگانے کا حکم ہے۔ بلکہ اسے تمام ان صلاحیتوں کو خواہ وہ ذہنی ہوں یا علمی جسمانی ہوں۔ یا روحانی جو اللہ تعالیٰ نے اسے دی ہیں بنی نوع انسان کی بہبود کی راہ میں خرچ کرنا چاہیئے۔ انفرادی اور قومی ترقی کے لئے یہ ضروری شرط ہے حقیقت یہ ہے کہ ذخیرہ اندوزی اور مال یا اجناس وغیرہ کو روک لینے کی اسلام نے شدید ترین مذمت کی ہے قرآن کریم فرماتا ہے۔

ھا انتم ھٰؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ فمنکم من یبخل ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ واللہ الغنی وانتم الفقراء وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم

یہ بالکل واضح اور کھلی ہوئی ہدایت ہے۔ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے جو تمہیں کہا جاتا ہے۔ تو یہ گویا تم پر احسان ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی ترقی کا راز اسی میں پوشیدہ ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ پھر جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ وہ شائد یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس میں خود ان کا ہی نقصان ہے۔ کیونکہ بخل سے کام لینا اور مال خرچ کرنے سے رکنا بڑا نقصان رساں اور گھاٹے میں ڈالنے والا ہے۔ مال خرچ کرنا روپیہ مفید کاموں میں لگانا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں کو استعمال کرنا موجب ترقی اور خیر و برکت ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ تمہیں اگر اسکے راستے میں خرچ کرنے کو کہتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہمارا محتاج ہے یا ضرورت مند ہے۔ نہیں کیونکہ وہ تو خود تمام جہانوں کا رب اور رزاق ہے۔ بلکہ ہم خود محتاج ہیں۔ اس کی امداد کے ضرورت مند ہیں۔ وہ تو غنی ہے اسے ہمارے مال یا اور چیزوں کی کیا ضرورت ہے وہ تو ہمارے فائدے کے لئے چاہتا ہے۔ کہ ہم اس کی راہ میں خرچ کرکے ترقی کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخورا ۰ الذین یبخلون و یامرون الناس بالبخل و یکتمون ما اٰتٰھم اللہ من فضلہ

اللہ تعالیٰ غرور اور تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ وہ ان لوگوں کو جو بخل سے کام لیتے اور خدا کے راستے میں نہ خود خرچ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو خرچ کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ انہیں بھی مال روک لینے کو کہتے ہیں۔ اور اپنا مال چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی ناپسند کرتا ہے۔ اگر وہ باز نہ آئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی انہوں نے جاری رکھی۔ تو وہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ذلیل کن سزا دی جائے چنانچہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے جب کبھی اس قسم کی غلطیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا پر سزا دی۔ اور وسیع پیمانے پر قومی رنگ میں ان پر یہ انذار پورا ہوا۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ زکوٰۃ اور صدقات بھی اسی صورت میں مفید اور قابل قبول ہوں گے۔ اگر ان کا مقصد محض توجہ الی اللہ ہوگا۔ اور وہ فی سبیل اللہ خرچ کئے جائیں گے۔ اور اگر دکھاوے یا نمود کی خاطر زکوٰۃ یا صدقات دیئے جائیں گے اور اگر زکوٰۃ لینے والے یا صدقہ لینے والے پر کسی قسم کا کوئی احسان جتایا جائے گا۔ یا اسے تنگ کیا جائے گا۔ تو اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ الاعمال بالنیات جیسی نیت ہوگی ویسا پھل ملے گا۔ اس کے برعکس اسلام ذاتی استعمال اور ذاتی آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنے پر بھی پابندی لگاتا ہے۔ کھانے پینے لباس مکان بنانے اور ساز و سامان اکٹھا کرنے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ میں فضول خرچی اور غیر ضروری اخراجات سے منع کرتا ہے۔

سود پر روپیہ دینے کی ممانعت زیادہ توجہ کی محتاج ہے۔ اسلام میں ربٰوا کی ممانعت ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ربٰوا کے طریقے سے معاشرے میں تباہی کا رجحان پیدا پیدا ہوتا ہے۔ اس کے برعکس زکوٰۃ اور صدقات معاشرے کے لئے مفید اور منفعت بخش ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یمحق اللہ الربٰوا ویربی الصدقٰت

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا ما بقی من الربٰوا ان کنتم مومنین ۰ فان لم تفعلوا فأذنوا بحرب من اللہ و رسولہ وان تبتم فلکم رءوس اموالکم ولا تظلمون

ربٰوا پر جس اقتصادی نظام کی بنیاد ہوگی۔ وہ دوسری خرابیوں کے علاوہ جنگ پیدا کرنے کا بھی موجب ہوگی

ربٰوا کی ممانعت پر بڑی نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کئی لوگوں کا خیال ہے کہ یہ حکم درست نہیں ہے۔ اس کے جواب ربٰوا کی کئی تاویلیں کی گئی ہیں۔ اور دلیلیں پیش کی گئی۔ تاکہ اس سے کسی طرح بچا جائے۔

(باقی)

سکیم پانچ سالہ تعلیمی قرض حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ جو حضور نے شاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا ہے کہ غربا کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ ۱۵-۲۰ زمیندار ملکر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور اسے قرضہ کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں ہی کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔ خلاصہ سکیم۔ جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بہ سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہوکر ہر ایک ممبر کو جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگاکر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور دسویں سال بقایا رقم یا تقاضا سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اول۔ زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم۔ ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔

اول دوم و سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی وپنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرتے رہیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں۔ ان کی رقم پراویڈنٹ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرض حسنہ وظائف لیں گے۔ گویا ممبران کو رقم واپس کرنا اور طلباء سے قرضہ وصول کرنا بذمہ مرکز ہے۔ احباب دل کھول کر حصہ لیں تو ان کی طرف سے رقم ان کی بچت ہوگی اور وظیفہ خوار ان کی اعلیٰ تعلیم کے لئے مالی امداد بطور صدقہ جاریہ۔ اگر غور کیا جائے تو سکیم دور رس نتائج کی حامل ہے اللہ تعالیٰ

سچّی باتیں

از مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی

جو غرض کی تھی داغ نے آخر وہی ہُوا

گورنر مشرقی بنگال میجر جنرل سکندر مرزا کی تقریر پریس کانفرنس میں :۔

”اس وقت پاکستان کا دشمن نمبر اول کمیونزم ہے۔ اور دشمن نمبر دوم ملائیت ہے۔ اور میرا بس چلے تو میں کمیونسٹ پارٹی کو سارے پاکستان میں خلاف قانون قرار دے دوں“۔

کمیونزم اور کمیونسٹ پارٹی کا جو کچھ بھی حشر پاکستان یا کسی دوسرے مسلم ملک میں ہُوا۔ اس سے تو یہاں قطعاً سروکار نہیں۔ لیکن خود طبقۂ علماء جو ان کے ساتھ لپیٹ میں آ رہا ہے۔ اور پاکستان کا دشمن نمبر دوم قرار پا گیا ہے۔ کیا یہ صورت حال ہم مذہب پرستوں کے لئے کچھ بھی خوشگوار ہے؟ طبقۂ علماء کے بدخواہوں کے لئے نہیں بہی خواہوں کے لئے کچھ بھی مسرت انگیز ہے؟ لیکن اس کی ذمہ داری کس پر؟ یہ نتیجہ تو شاید نکلنا ہی تھا۔ رنج و تاسف جتنا بھی ہو۔ حیرت کا کچھ زیادہ موقع ہی نہیں۔ (صدق جدید ۱۵ر جون)

نماز اور وحدت امت

مارننگ نیوز (کراچی) پولو گراؤنڈ پر نماز عید کی تصویر آئی ہے۔ امامت مولانا احتشام الحق عربی لباس میں ملبوس کر رہے ہیں۔ نمازیوں کی صف اول میں وزیر اعظم پاکستان جناب محمد علی اور گورنر صوبہ سندھ حبیب رحمت اللہ وغیرہم ہیں۔ خیر یہ ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز کا منظر تو اجتماعات نماز کا ایک عام جزو بن ہی چکا ہے۔ اس خاص اجتماع میں کراچی کے چیف کمشنر سید ابوطالب نقوی بھی ہاتھ کھولے ہوئے شریک جماعت نظر آ رہے ہیں — یہ سید ابوطالب ابھی چند سال پیشتر یو۔پی کے ایک ممتاز سویلین افسر تھے۔ مذہباً شیعہ ہیں۔ اور مشہور علی گڑھی سر سید رضا علی مراد آبادی مرحوم کے داماد۔ کراچی میں یقیناً شیعوں کی بھی نماز عید ہوئی ہو گی۔ یہ ایک شیعہ افسر کا اسے چھوڑ کر اہل سنت کی جماعت میں علی الاعلان شریک ہونا اور ایک سنی امام کے پیچھے اپنی عبادت ادا کرنا بڑی نیک فال ہے۔ اور قابل مبارکباد۔ اسلام کے اندر ”فرقہ دارانہ“ اختلافات اپنی جگہ پر ضرور ہیں۔ اور افسوسناک حد تک ہیں۔ لیکن اختلاف کے باوجود اشتراک بھی تو ہے۔ اشتراک نہ صرف ہے۔ بلکہ اختلاف پر غالب ہے۔ اور اسے غالب ہونا چاہیئے۔ نماز سب سے بڑا اور موثر اقرار توحید و رسالت کا ہے۔ اور اس اقرار کی حد تک تو سارے ہی کلمہ گویوں کو ایک رہنا چاہیئے۔

تکفیر میں احتیاط

کم لوگوں کو یاد ہو گا۔ کہ ۱۹۳۶ء میں مولانا حمید الدین الفراہی مفسر القرآن کے ایک قلمی مسودہ سے (جو خود ناقص حالت میں اور نظر ثانی کے بغیر تھا) نقل شدہ بعض عبارتوں پر کفر کا فتویٰ ہُوا تھا۔ اور اس پر تائید ی دستخط حکیم الامت مولانا تھانوی کے بھی تھے۔ کچھ روز بعد جب اصل حقیقت پر توجہ دلائی گئی۔ تو مفتی صاحب اور حضرت مولانا دونوں نے اپنے قول سے رجوع کیا۔ اور مولانا نے ایک خاصی طویل تحریر بھی اس باب میں شائع کی۔ ذیل میں اس تحریر کا اقتباس درج ہے۔

(عمرو سے مراد حضرت فراہی ہیں)

”ایک خیرخواہ دوست نے ایک رسالہ اصلاح بابت جون ۱۳۵۵ھ جو اسی مدرسہ سے شائع ہوتا ہے۔ میرے پاس بھیجا۔ جس میں عمرو کے اس قول کی ایک تاویل کی گئی ہے۔ اور اس تاویل کی تائید بعض علماء اہل حق کے اقوال سے ان کو ماخذ بنا کر کی گئی ہے۔ ہر چند کہ ان علماء کا قول بھی ہنوز محل کلام ہے۔ اور اس سے قطع نظر ان کے اور عمرو کے قول میں تطابق بھی نہیں ہے۔ جیسا ملاحظہ فرمانے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اسی لئے وہ ”تاویل بعید در بعید ہے۔ لیکن چونکہ جو فتویٰ عمرو پر لگایا گیا ہے۔ بہت سخت ہے۔ جس کے دفع کے لئے ”تاویل بعید بلکہ ابعد بھی قابل عمل ہے۔ اس لئے اس فتویٰ سے اصل مجیب نے بھی اپنی ایک مبسوط تحریر میں رجوع کر لیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیرا علی حفظ حدودہ اور احقر بھی رجوع کرتا ہے۔“

تحریر پر تاریخ آغاز جمادی الاول ۱۳۵۵ھ پڑی ہے۔ مولانا نے اس میں جو اساسی تعلیم باب تکفیر میں احتیاط کی دی ہے۔ یعنی جب اتنی سخت دفعہ لگ رہی ہو۔ تو ملزم کی زبان سے ہلکا سا ہلکا عذر بھی بڑا تاویل بعید بلکہ ابعد بھی) قبول کر لیا جائیگا۔ کاش اس ہدایت پر عمل کی توفیق بھی ہم سب کو دے۔

مسلمانوں کے بعد عیسائی

ذیل کی خبر دہلی کے اخبارات میں نظر سے گذری:۔

دہلی ۱۴ر جون۔ آزاد بھارتی مسیحی سیوک سماج کے ماتحت ہندوستانی عیسائیوں کا ایک جلسہ گاندھی گراؤنڈ میں منعقد ہُوا۔ جس میں عیسائیوں نے حکومت اور ملک کے باشندوں کو یقین دلایا۔ کہ وہ ہندوستان کے وفادار ہیں۔ جلسہ کے صدر دہلی کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر کرشنا نائر تھے۔ جلسہ میں کہا گیا۔ کہ ہمارا غیر ملکی مسیحی مشنریوں سے کوئی تعلق نہیں۔ بجز اس کے کہ ہمارا بھی وہی مذہب ہے۔ جو ان کا ہے۔ جلسہ میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا۔ کہ غیر ملکوں سے آئے ہوئے جو مشنری غیر قانونی حرکتوں کے مرتکب پائے جائیں۔ ان کے خلاف سخت اقدام کیا جائے۔ جلسہ میں یہ بھی کہا گیا۔ کہ ہندوستان کے عیسائی حکومت کے وفادار ہیں۔ اور اس کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کو تیار ہیں“۔

اسی کو کہتے ہیں۔ ع

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں

عیسائی بہت دن بچے رہے۔ آخر ان کی باری بھی آ ہی گئی۔ ابھی کم از کم دو مذہب والوں کو تو اور اپنی صفائی پیش کرنا اور اپنی وفاداری پر قسما قسمی کرنا ہے۔ ایک یہودی۔ دوسرے پارسی (مجوسی) تعداد میں بہت ہی قلیل سہی۔ مٹھی بھر سہی۔ بہرحال ہیں تو باہر والے آئے تو باہر ہی سے ہیں۔

صدق جدید ۲۵ر جون ۱۹۵۵ء

قانون طلاق کی ضرورت :۔

”نئی دہلی ۱۳ر جون۔ شری ڈپٹی سکرٹری وزارت نشریات و اطلاعات نے اپنی پہلی بیوی کی موجودگی میں اسکی سگی بہن سے شادی کر لی ہے۔ حکومت ہند نے اپنے تمام عہدیداروں کو ہدایت کر رکھی ہے۔ کہ اپنی پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی نہ کریں لیکن شری ..... نے اس حکم کی کوئی پرواہ نہ کی۔ وہ شادی کے بعد پٹنہ چلے گئے۔ اور ان کے دوستوں کا بیان ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دے چکے ہیں۔ ان کی یہ سالی یا نئی بیوی امریکی سفارت خانہ میں کام کرتی تھیں۔ شری .... کے خلاف کچھ عرصہ ہُوا۔ اپنی پہلی بیوی کے اقدام قتل کا الزام لگا تھا۔ اور وہ دس ہزار کی ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔ ان کی یہ دونوں بیویاں سابق ممبر وائسرائے ایگزیکٹو کونسل کی لڑکیاں ہیں“۔ (خبر)

خبر محض بطور نمونہ کے درج کی گئی۔ غیر مسلم آبادی میں خدا معلوم کتنے واقعات اسی طرح کے پیش آتے رہتے ہیں۔ اگر پہلی بیوی کو طلاق بآسانی دی جا سکتی۔ اور ان کے مذہب کے قانون میں اسکی گنجائش نکل سکتی۔ تو اتنے افسوسناک نتیجے اقدام قتل اور پھر اپنی ملازمت سے برطرفی وغیرہ کی نوبت ہی کیوں آتی؟ شریعت اسلامی جتنی جھکیا نہ۔ جتنی گنجائش والی بندوں کی ایک ایک ضرورت کی کفیل، فطرت بشری کے ہر ہر پہلو کی جامع ہے۔ یہ بجائے خود معجزانہ اور اسکے خدائی مذہب ہونے کی دلیل ہے۔ طلاق کا قانون آخر ان قوموں کو بھی ناچار اور تھک کر اختیار کرنا پڑ رہا ہے۔ جو ابھی

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر کا داخلہ ۲۶ر جون بروز ہفتہ سے شروع ہے۔ اور دس دن تک جاری رہے گا۔ دس دن کے بعد داخلہ لیٹ فیس کے ساتھ لیا جائیگا۔ کالج میں آرٹس کے قریباً تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ مروجہ تعلیم کے علاوہ دینیات کی اعلیٰ تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل بھی ہے۔

پراسپکٹس اور فارم داخلہ پرنسپل جامعہ نصرت کو لکھ کر منگوا لئے جا سکتے ہیں۔

(ڈائریکٹرس جامعہ نصرت)

تعمیرات سندھ کے لئے ٹنڈرز

سندھ میں سلسلہ کی تعمیرات کے لئے لیبر ریٹ پر ٹنڈرز درکار ہیں۔ عمارات پختہ اینٹ و کچی اینٹ سے تیار کی جائیں گی۔ فرش پختہ اینٹ و سیمنٹ پلستر کے ہوں گے۔ باہر ٹیپ و سیمنٹ پلستر ہو گا۔ چھت گرڈرز و ٹی آئرن کی ہو گی۔ دروازے کھڑکیاں دیو دار و کیل کی لکڑی سے تیار ہوں گے۔ جملہ تفاصیل وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ کے دفتر سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹنڈرز کی وصولی کی آخری تاریخ ۷ر جولائی ۱۹۵۵ء ہے۔ اس کے بعد کوئی ٹنڈر قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہ ضروری نہ ہو گا۔ کہ کم سے کم ٹنڈر منظور کیا جائے۔ جس ٹھیکیدار کو کام مل جائے گا۔ اس کو ہفتہ کے اندر اندر موقع پر پہنچ کر کام شروع کرنا ہو گا۔ چونکہ تعمیر کے کام ایک سے زائد جگہ پر ہیں۔ اس لئے ایک سے زائد ٹھیکیداران کو کام دیئے جا سکیں گے۔ ٹھیکیدار صاحبان کو ٹنڈر میں وضاحت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کتنی لیبر کا موقع پر انتظام کر سکیں گے۔

(وکیل الزراعت ربوہ)

اگر تحریک کو اس طرح جاری رہنے دیا گیا تو ہمارے لئے اس پر قابو پانا ناممکن ہو جائیگا (انسپکٹر جنرل)

سرگودہا کے ایک مولوی نے فوج کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کی مگر صوبائی حکومت نے اسے نظر انداز کر دیا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گذشتہ سے پیوستہ)

وزیر خارجہ کے جنازے نکالے گئے

(۲) ۳۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے حکومت کو اطلاع دی۔ کہ صوبے کے مختلف مقامات پر وزیر خارجہ کے جنازے نکالے گئے ہیں۔ اور سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۲۳ کے تحت یہ ایک جرم ہے۔ ہوم سیکرٹری نے کہا کہ سیفٹی ایکٹ کو استعمال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ ممکن ہے کہ وزیر اعلیٰ احرار رہنماؤں سے بات چیت کرنا چاہیں کہ انہیں اپنے وعدے وفا کرنے چاہئیں۔ کیونکہ ان سے نیچے کے افسروں سے احرار کی گفت و شنید بے فائدہ ثابت ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ۳۰ جولائی کو نوٹ پر دستخط کر دیئے۔ عدالت میں اپنے بیان کے دوران میں مسٹر دولتانہ نے کہا۔ کہ انہوں نے اس لئے کوئی کارروائی نہیں کی۔ کہ انہیں ہوم سیکرٹری سے اتفاق تھا۔ لیکن ہوم سیکرٹری نے سیفٹی ایکٹ کے استعمال پر ناپسندیدگی کا اظہار اس لئے کیا تھا۔ کہ بظاہر ان کے ذہن میں دفعہ ۳ کا خیال تھا۔ جس کے تحت کوئی شخص بلا مقدمہ چلائے نظر بند کیا جا سکتا ہے لیکن دفعہ ۲۳ ضابطہ تعزیرات کی کسی دفعہ کے ہم پلہ ہے۔ اور مسٹر دولتانہ اگر ہوم سیکرٹری سے اس لئے اتفاق کرتے تھے۔ کہ مسٹر دولتانہ کے ذہن میں بھی دفعہ ۳ تھی۔ تو قانون شکنوں کی واقعی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ وزیر اعلیٰ اور ہوم سیکرٹری دونوں کے ذہن میں دفعہ ۲۳ کا ویسا ہی تصور تھا۔ جیسا کہ دفعہ ۳ کا تھا۔ لیکن مسٹر دولتانہ نے بھی تسلیم کیا۔ کہ اس وقت اندر میں سیفٹی ایکٹ کے تحت ۲۰ افراد نظر بند کئے گئے تھے۔ اور ان میں سے ایک بھی سیاسی نظر بند نہیں تھا۔

تنبیہہ بھی نہیں

انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ جہاں تک ہوم سیکرٹری کے نوٹ میں اس سفارش کا تعلق تھا۔ کہ احرار کو یاد دہانی کرائی جائے۔ وہ احرار سے کسی مزید ملاقات کو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ کیونکہ مسلم لیگ کونسل کے ۲۷ یا ۲۸ جولائی کے اجلاس میں انہوں نے واضح طور پر رہنماؤں سے کہا تھا۔ کہ وہ اپنے وعدے پر قائم رہیں۔ ہمارے خیال میں اسی کو وہ لشکر کہتے ہیں۔ یہی ٹیلیفون کانفرنسوں میں قو ملتی ہیں۔ لیکن عدالتوں میں نہیں۔

(۳) ۲۶ یا ۲۷ جولائی کو مسلم لیگ کے دفتر میں ... کے جلسے کے بعد باہر ... جانے پر ... پر پتھر پھینکے

گئے۔ متعدد پولیس والے اور بعض راہگیر زخمی ہوئے بیگم جی۔ اے خان زخمی ہوئیں۔ اور انہیں اٹھا کر لے جانا پڑا۔ پولیس کو آنسو گیس اور لاٹھیاں استعمال کرنی پڑیں۔

قابل اعتراض کتابچہ

(۴) اگست ۱۹۵۲ء کو ایک قابل اعتراض کتابچہ "مرزائیوں کے ناپاک عزائم" سی۔ آئی۔ ڈی کے علم میں آیا۔ اس کے پہلے باب میں جو بنیادی عقائد کے متعلق ہے۔ مرزا غلام احمد کی تحریروں سے اقتباسات دیئے گئے ہیں مثلاً ایک اقتباس یہ ہے کہ "جو لوگ مجھے نہیں مانتے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں" دوسرے باب میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کو اب بھی یقین ہے کہ پاکستان بھارت سے دوبارہ متحد ہو جائے گا تیسرے باب میں کہا گیا ہے کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان پاکستان کے قیام کے مخالف ہیں ـــــ اس کتابچہ کا مقصد یا کم از کم اس کا اثر واضح طور پر یہ تھا۔ کہ عوام کے دو طبقوں کے درمیان تلخ جذبات بیدار کئے جائیں۔ یا برقرار رکھے جائیں۔

کوئی کارروائی نہیں

اے۔ ڈی۔ آئی۔ جی نے اس کی ضبطی کی سفارش کی سی۔ آئی۔ جی نے ۱۳ ستمبر ۱۹۵۲ء کو کہا کہ یہ کتابچہ ایک ماہ قبل علم میں آیا تھا۔ اور اب اس کی ضبطی سے کوئی مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو گا۔ ہوم سیکرٹری نے اس رائے سے اتفاق کیا۔ اور وزیر اعلیٰ نے نوٹ پر دستخط کر دیئے

(۵) ۲۱ اگست ۱۹۵۲ء کو ملتان میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سرکاری ملازموں پر خاص طور پر پھبتیاں اڑائی گئیں۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل نے روزمرہ کی صورت حال کی رپورٹ پر لکھا کہ سرکاری افسروں کے خلاف اشتعال انگیز تقریروں سے ان کے ... ہو جاتے ہیں۔ سو مظاہروں کو اس لئے روکا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہیں کہ وہ قانون کی حدود میں رہیں۔ اس لئے انہیں بلا کر تنبیہہ کرنی چاہیئے وہ بالکل ناقابل اعتماد ہیں۔ انہیں دوسری تنبیہہ دینی مناسب ہے لیکن ۴ اگست کو یوم شہداء منانے کے لئے وہ ملتان میں جو جلسہ کرنے والے ہیں۔ اس پر پابندی عائد کر دینی چاہیئے۔ اور چونکہ ملتان کی فائرنگ کے متعلق مسٹر ... کی رپورٹ کے مطابق سرکاری افسروں کی غلطی نہیں۔ اس لئے اس ... اگر ان پر نکتہ چینی کریں۔ تو یہ شرافت کے تمام اصولوں کے منافی ہے۔

صرف انتباہ

وزیر اعلیٰ نے جلسہ پر پابندیاں عائد کرنے کی تجویز منظور نہیں کی۔ اور صرف یہ تسلیم کیا۔ کہ انہیں (لیڈروں کو) انتباہ کر دیا جائے۔ کہ وہ مستقبل میں شائستگی کا ثبوت دیں۔ ڈپٹی سیکرٹری (ہوم) نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ اس کے پریس نوٹ جاری کئے جائیں۔ مگر انتباہ کیا گیا ہے۔ یہ تجویز بھی منظور نہیں کی گئی تھی مقامی لیڈروں کو کمشنر نے تنبیہہ کیا تھا۔ ہوم سیکرٹری نے دریافت کیا تھا۔ کہ کیا احرار کے لیڈروں کو بھی تنبیہہ کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی اپنے ہاتھ سے یہ لکھا تھا۔ "سابق نوٹ تائپ شدہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہم تو بے انتظار کریں۔"

وزیر اعلیٰ نے ۱۳ اگست کو کہا۔ "میرے خیال میں ہمیں اس بات پر مصر نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ اس مرحلہ پر ایک عام انتباہ کے احکامات جاری کئے جائیں۔"

ہم ملتان کی فائرنگ کا کہیں اور ذکر کر چکے ہیں یہ واقعہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء کو پیش آیا تھا۔ جب کپ کا تھانہ ایک مشتعل مجمع نے گھیر لیا تھا فائرنگ کے بعد عوام کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے حکومت نے ایک عدالتی تحقیقات کا حکم دیا جو ہم میں سے ایک جج نے کی تھی۔ تحقیقات کے فیصلے میں کہا گیا۔ کہ حفاظت خود اختیاری کے اقدام کی حیثیت سے فائرنگ حق بجانب تھی۔ اگر عدالتی آزادی اور عدالتی فیصلے کے وقار کا ذرا بھی احترام کرتے ہوں۔ تو تمام صحیح الدماغ قوتوں کو مطمئن ہو جانا چاہیئے تھا۔ اس لئے یوم شہداء منانے کا مطلب اس فیصلے پر ناپسندیدگی کا اظہار کرنا تھا۔ اور مسٹر انور علی نے بجا طور پر شرافت کے سوال پر زور دیا۔ حکومت نے اس نکتہ کو نظر انداز کر دیا کہ توہین عدالت کا قانون شرافت کا قانون ہے

فوج پر نکتہ چینی

اگست ۱۹۵۲ء کے پہلے نصف کے لئے مرکز کے نام صوبائی حکومت کی پندرہ روزہ رپورٹ۔ اس رپورٹ میں کہا گیا تھا۔ کہ سرگودہا کے مولوی احمد خان نے سمندری میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی فوج پر نکتہ چینی کی۔ کیونکہ اس کے افسر رقص و شراب و نوشی میں لگے ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے حکومت کے اعلیٰ وزراء پر بد دیانتی اور جانب داری کا الزام لگایا

مرکزی حکومت فطری طور پر متشوش تھی اور اس نے رپورٹ مانگی۔ جس میں دریافت کیا گیا تھا۔ کہ صوبائی حکومت نے کوئی کارروائی کی ہے یا نہیں۔ اور کی ہے تو کیا۔ جواب دیا گیا۔ کہ مولوی نے اہانت آمیز الفاظ استعمال کئے تھے۔ اور فوج کے خلاف نفرت پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ ایک گمنام آدمی تھا۔ اس لئے اسے نظر انداز کر دینا ہی بہتر ہے۔

(۶) ۵ اگست ۱۹۵۲ء کو منٹگمری میں احرار کے ایک جلسے میں مولوی محمد علی جالندھری نے حاضرین سے کہا۔ کہ حکومت کو جھکنے اور دفعہ ۱۴۴ واپس لینے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ مرزائیت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک فریب ہے۔ اور مرزائی مہتروں اور موچیوں سے بدتر ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ احرار قیام پاکستان کے سخت مخالف تھے۔ لیکن اب وہ اس کے وفادار ہیں۔ مگر احمدی اب بھی بھارت سے دوبارہ مل جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مرزائے قادیان بداخلاق تھے۔ ان کی حرم سرا کے واقعات کی وجہ سے متعدد قتل کئے گئے تھے مرزائیوں کو نلکوں سے پانی نہ بھرنے دو۔ اور نہ آپ انہیں اپنے ساتھ تانگوں پر بیٹھنے دیجئے۔ انہیں اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دینا چاہیئے۔"

یہ درست ہے۔ کہ وزیر اعظم کے ۱۴ اگست کے اعلانیہ کا وہ جواب جو چوہدری ظفر اللہ خان نے دیا تھا قابل اعتراض تھا۔ لیکن وہ ملم رکھنے کے اظہار پر مجبور تھے۔ کیونکہ انہیں بالکل گرا دیا گیا تھا وزیر اعلیٰ نے یہ رپورٹ ۸ ستمبر ۱۹۵۲ء کو دیکھی۔ غالباً اس مرحلہ پر بھی عام انتباہ کے لئے غور کرنے کی ضرورت تھی۔ بلکہ ملکی قانون موجود تھا۔ کیا کسی کو بھی ایسی تقریر کرتے وقت حیا نہ آئی؟ لیکن ہم اس امر کو فراموش کر رہے ہیں۔ کہ حکومت کوئی کارروائی نہ کر سکتی تھی۔ کیونکہ سی۔ آئی۔ ڈی یا ہوم سیکرٹری نے کوئی کارروائی تجویز نہیں کی تھی اور جہاں تک ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کا تعلق ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ دوسرے فرائض میں الجھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ بار تقسیم برصغیر کے بعد ان کے عہدوں پر آ پڑا تھا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے

کم از کم اب ہمیں معلوم ... (باقی)

کراچی یقین دہانی کے متعلق خود احرار کا کیا خیال تھا۔ مولوی محمد علی کے بیان کے مطابق حکومت کو جھکنے پر مجبور کر دیا گیا تھا۔ مولانا داؤد غزنوی نے یہی خیال دوسرے انداز میں بیان کیا تھا جب انہوں نے لائل پور کے کنونشن میں جو ۲۶ سے ۲۸ دسمبر تک منعقد ہوا تھا کہا تھا کہ امتناعی احکام واپس لینے سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نے سپر ڈال دی ہے۔

(۸) ۹ ؍ اگست ۱۹۵۲ء کو مسٹر نذیر احمد ایس پی (پ) نے ماسٹر تاج الدین کے گروہ اور شیخ حسام الدین کے گروہ کے درمیان مبینہ پھوٹ پر یہ رائے دی کہ مجلس عمل میں انحطاط اور نا اتفاقی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ مسٹر دولتانہ نے اسے "دلچسپ" قرار دیا۔ اور انہوں نے سی۔ آئی۔ ڈی کو ہدایت کی کہ وہ اس صورت حال اور اس کے امکانی نتائج سے مرکزی حکومت کو مطلع کرے۔ لیکن رپورٹ میں ایس۔ پی (پ) نے ایک فتوے کا ذکر کیا جو ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو مولانا داؤد غزنوی اور دوسرے علماء نے دیا تھا۔ اور جس میں کہا گیا تھا۔ مرزا غلام احمد کو جو لوگ نبی یا مجدد یا امام بھی سمجھتے ہیں۔ وہ بھی مرتد ہیں اسلام کے مطابق وہ واجب القتل ہیں۔ اور جو حکومت اس حکم پر عمل نہیں کرتی۔ اس کا بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔ اسے بعض علماء کے سامنے توثیق کے لئے پیش ہونا تھا۔ جو کراچی سے آنے والے تھے۔ لیکن نہیں آئے۔ انہوں نے ان قابل اعتراض تقریروں کا بھی ذکر کیا۔ جو جھنگ، لائلپور، ٹوبا ٹیک سنگھ، منٹگمری بارانا اور ڈنگو کیمبلپور میں کی گئی تھیں۔ اور آخر میں یہ رائے دی تھی۔ . . . . کہ تحریک عملی طور پر دم توڑ رہی ہے۔ اور اس کے راہنما اپنی اہمیت باقی رکھنے اور روپیہ جمع کرنے کے لئے اسے زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ رپورٹ میں جو کچھ کہا گیا تھا۔ اس کے بعد کسی آسودہ خاطری کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ دونوں گروہوں کے اندر پھوٹ کی خبر سے مسٹر نذیر احمد گمراہ ہو گئے تھے۔ پولیس کے دوسرے افسر خوش نہیں تھے۔ اس رپورٹ میں مسٹر انور علی نے کہا۔ کہ احرار راہنما اگرچہ کچھ تھک گئے ہیں۔ لیکن جلسوں کی تعداد میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اور تحریک خوفناک امکانات کی حامل ہے۔ انسپکٹر جنرل نے ۳ ؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو لکھا کہ تحریک اگر اسی طرح جاری رہنے دی گئی۔ تو ہمیں سنگین صورت حال کا مقابلہ کرنا ہو گا اور ممکن ہے۔ اس پر قابو پانا ناممکن ہو جائے انہوں نے یہ نوٹ ہوم سیکرٹری یا وزیر اعلیٰ کو نہیں۔ بلکہ گورنر کو بھیجا۔ مسٹر انور علی کا کہنا ہے کہ یہ غالباً

اس یقین کے ساتھ کیا گیا۔ کہ گورنر شاید اس معاملے کو مرکزی حکومت کے علم میں لائیں۔ ہمارا بھی یہی خیال تھا۔ اور اسی وجہ سے ہم نے مسٹر انور علی سے دریافت کیا۔ مسٹر قربان علی خاں کا بظاہر یہ خیال تھا کہ صوبائی حکومت صورت حال سے جس طرح نپٹ رہی تھی۔ وہ اطمینان بخش نہیں تھا۔ اور انہوں نے غیر معمولی طریق کا اختیار کیا۔ جو دفتری نقطۂ نظر سے غالباً قابل اعتراض ہے کہ انہوں نے کوشش کی کہ اس معاملے میں گورنر دلچسپی لیں لیکن گورنر نے نوٹ پر صرف دستخط کر دیئے۔

(۹) ۱۹ ؍ اگست اور ۹ ؍ ستمبر ۱۹۵۲ء کے درمیان (ایس۔ پی (پ) نے صورت حال کے احمدیوں پر اثر انداز ہونے کے متعلق جائزہ لیا تھا۔ جولائی ۱۹۵۲ء تک ملتان۔ لائلپور۔ منٹگمری اور جھنگ میں ۱۱۱ احمدی اپنے عقیدے سے پھر چکے تھے۔ گیارہ احمدی اپنے خاندانوں سمیت اپنے مکان چھوڑ گئے۔

۲۵ ؍ جولائی ۱۹۵۲ء کو بلدیہ وزیر آباد نے دو اساتذہ اور دو استانیوں کو نوکری سے برطرف کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ مسٹر انور علی نے کہا کہ پاکستان زوال دسلئی کی طرف جا چکا ہے مسٹر دولتانہ نے ۱۷ ؍ ستمبر ۱۹۵۲ء کو نوٹ پر دستخط کئے۔ مذہب کی یہ تبدیلی ہمیں سردار عبدالرب نشتر کے اس مشاہدے کی یاد دلاتی ہے۔ جب وہ اس صوبے کے گورنر تھے تو انہیں جماعت احمدیہ کی طرف سے امن میں خلل اندازی کا کوئی خدشہ نہ تھا کیونکہ یہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے۔ اس لئے اگر احمدیوں کے خلاف دھمکی آمیز تقریریں کی جاتی ہیں۔ تو امن میں خلل پڑنے کا کوئی ڈر نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے عقیدے کو چھوڑ سکتے ہیں۔

(۱۰) ڈسکہ میں ۲۱ اور ۲۲ ؍ ستمبر ۱۹۵۲ء کو آل مسلم پارٹیز کنونشن ــــ اس کنونشن میں جو تقریریں ہوئیں ان کے قابل اعتراض تقریروں کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

ایم غلام نبی جانباز۔ مرزا غلام احمد ایک مداری ایک فضول شخص اور زانی تھے۔

مولوی محمد علی جالندھری:۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہونے کے ذمہ دار ہیں۔

صاحبزادہ فیض الحسن:۔ جس طرح گیدڑ پر خربوزوں اور بلی پر گوشت کا بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح پاکستان کے متعلق ظفر اللہ اور دیگر مرزائیوں

پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ غدار ہیں مرزا غلام احمد بے وقوف تھے۔ وہ بیت الخلاء میں گڑ کو ڈھیلا سمجھ کر استعمال کرتے تھے۔ اگر مرزائی اسلام قبول نہیں کرتے۔ تو ہم اس مقصد کو حل کرنے کے لئے ہر وہ چیز کریں گے جو ہماری طاقت میں ہے۔ اس صورت میں انہیں زمین فیکٹریوں کوٹھیوں اور دیگر الاٹمنٹ سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔

سید مظفر علی شمسی:۔ مرزائی ذلیل اور کمینے ہیں اور ان میں جذبہ احترام کا فقدان ہے۔

شیخ حسام الدین:۔ ظفر اللہ کے اندرونی طور پر بھارت سے تعلقات ہیں۔ انہوں نے اینگلو امریکی بلاک کے مفادات کے لئے یہودیوں کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے فلسطین کی تقسیم کرائی۔

جاسوسوں کا گروہ

سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ وہ جاسوسوں کا ایک گروہ ہیں (اس کے بعد ملکہ وکٹوریا اور موجودہ ملکہ کے بارے میں کچھ ہے۔ جس کا نہ لکھنا ہی مناسب سمجھا گیا ہے۔)

(۱۱) ۲۵ ؍ اگست ۱۹۵۲ء کے "احسان" میں مرزا غلام احمد کو نبا سپتی نبی کہتے ہوئے "جانباز پاکٹ بک" کا اشتہار دیا گیا۔ اس پاکٹ بک میں مذہبی تنازع سے متعلق غیر شائستہ امور درج تھے اور یہ سب سے پہلے ۱۹۵۲ء فروری میں شائع کی گئی۔

(۱۲) ۱۹ ؍ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو شیخوپورہ اور ۲۰ ؍ اکتوبر کو چوہڑکانہ میں کنونشن۔

صاحبزادہ فیض الحسن:۔ جو شخص نبوت اور نبوت کی بیٹی کی عزت کو محفوظ نہ رکھ سکا وہ پاکستان کو بھی محفوظ نہ رکھ سکا۔ مرزا غلام احمد نے کہا جو مجھے تسلیم نہیں کرتے۔ وہ رنڈیوں کی اولاد ہیں۔ پنجاب کے وزراء اور خواجہ ناظم الدین بھی انہیں تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اگر وہ نبی کی عزت کی حفاظت نہیں کرتے تو انہیں کم از کم اپنی ماؤں کی عزت کی حفاظت ہی کرنی چاہیئے

مرزا غلام نبی جانباز۔ یہ کالا ناگ ہی سانپ ــ ظفر اللہ ــ بیرونی دشمنوں سے زیادہ خوفناک ہے۔ ہم آئینی طریقے سے لڑ رہے ہیں۔ میری کتابیں خریدیں۔

سید مظفر علی شمسی:۔ خواجہ ناظم الدین اور دولتانہ کو عوام کے جذبات کا احترام کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے ان کو کرسیاں دی ہیں اور وہ انہیں واپس لے بھی سکتے۔

ہیں۔ گورداسپور ظفر اللہ کے ذریعے ہاتھوں سے گیا۔ مرزائی اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے لڑکیاں پیش کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔

شیخ حسام الدین:۔ ظفر اللہ جاسوس اور غدار ہے۔ ڈی۔ آئی۔ جی نے اس رپورٹ پر لکھا کہ احرار بدستور زہر پھیلا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس نوٹ پر دستخط کر دیئے۔

۲۴ ؍ دسمبر ۱۹۵۲ء کا فیصلہ

اس عنوان کے تحت ہم ان متعدد فائلوں کا ذکر کریں گے۔ جنہیں وزیر اعلیٰ سے بحث کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اور جن کے سلسلے میں ۲۴ ؍ دسمبر کو فیصلہ کیا گیا۔

(۱) راولپنڈی میں ۱۵ اور ۱۶ ؍ نومبر کو کنونشن راولپنڈی کی تقریریں:۔ تقریروں کے مندرجہ ذیل اقتباسات توجہ کے مستحق ہیں۔

(۱) ماسٹر تاج الدین:۔ ظفر اللہ کی ریاست اور اسلام کے خلاف سرگرمیوں سے برطرفی کے بعد ان پر مقدمہ چلایا جائے گا۔

(۲) قاضی احسان احمد:۔ جنگ غدار اور وفادار ان یا سچائی اور جھوٹ کے درمیان ہے ــــ ان دنوں سود اور منافع، رشوت اور فیس جاسوس اور نبی کی اصطلاحیں ایک جیسی ہی ہیں اسلام کی حفاظت کے لئے تشدد کی اجازت ہے۔ اگرچہ تبلیغ کے لئے اس کی اجازت نہیں مرزائی بھارت کے ساتھ دوبارہ شامل ہو جائیں گے

محمد مسکین:۔ مرزائیوں کو اپنے قبرستانوں میں دفن نہ کرنے دو ــــ

عبداللہ شاہ:۔ مرزائیوں کو ہتھیار سمگلنگ کرتے ہوئے پکڑا گیا۔ مرزا غلام احمد دجال اور جھوٹے نبی تھے۔

ـــــ (باقی) ـــــ

کاشتکار حکومت کے مقرر کردہ نرخ سے کم پر اپنا گیہوں فروخت نہ کریں

حکومت سندھ کا کاشتکاروں کو مشورہ

کراچی یکم جولائی: حکومت سندھ نے کاشتکاروں سے کہا ہے کہ وہ حکومت کے مقرر کردہ نرخ سے کم پر اپنا گیہوں فروخت نہ کریں۔ کیونکہ حکومت صوبہ میں فاضل گیہوں خریدنے کے لئے ہر ممکن اقدام کر رہی ہے۔ آج ایک پریس نوٹ جاری ہوا ہے جس میں بتایا گیا کہ حکومت نے ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گیہوں خریدنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس میں پچاس ہزار ٹن گیہوں حکومت براہ راست خود خریدے گی باقی ایک لاکھ ٹن مقرر کردہ ایجنٹوں کے ذریعہ۔ پہلے تجویز یہ تھی کہ کل گیہوں ایجنٹوں کے ذریعہ خریدا جائے۔ لیکن چونکہ ایجنٹوں کو مقرر کرنے میں دیر ہوئی ہے اس لئے پچاس ہزار ٹن گیہوں حکومت براہ راست خود خریدے گی۔

وزیراعظم کوئٹہ سے کراچی پہنچ گئے

کراچی یکم جولائی: وزیراعظم مسٹر محمد علی کوئٹہ کے دو دن کے دورے کے بعد آج صبح کراچی واپس پہنچ گئے۔

اغوا شدگان کے رشتہ داروں کو سہولت بہم پہنچانے کے انتظامات

لاہور یکم جولائی: حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں بتایا ہے کہ شملہ اور گرد و نواح میں ہندوستان سے جو مسلم افراد کو اغوا کیا گیا تھا۔ ان کے رشتہ داروں اور عزیزوں کو پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے ہر ممکن سہولت بہم پہنچانا منظور کر لیا ہے۔ مغوی اشخاص کا کھوج لگانے میں متعلقہ رشتہ داروں کو پوری پوری امداد دی جائے گی۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ ان نئی مراعات سے فائدہ اٹھانا چاہیں انہیں سپرنٹنڈنٹ پولیس انچارج بازیافتگی مغویہ مستورات لاہور سے رجوع کرنا چاہیئے۔

حکومت روس اپنا فوجی اٹیچی پاکستان بھیج رہی ہے

کراچی یکم جولائی: آج یہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ حکومت روس پہلی بار کرنل وی۔ این۔ ڈوبرووائن کو ملٹری اٹیچی کی حیثیت سے پاکستان بھیج رہی ہے جبکہ دونوں ملکوں کے درمیان ۱۹۴۹ء میں سفارتی تعلقات قائم ہوئے تھے۔ سیاسی سفارتی حلقوں کے خیال میں یہ خیال غالباً اس لئے حکومت کو پیدا ہوا ہے کہ پاکستان نے امریکہ اور ترکی کے ساتھ فوجی اور اقتصادی معاہدے کئے ہیں جن کی وجہ سے عالمی عسکری حیثیت کے اعتبار سے پاکستان کی پوزیشن پہلے کے مقابلہ میں بہت اہم ہو گئی ہے۔

گیا ہے جن کے لئے مطالبات ڈویژنل فارسٹ آفیسروں کو بھیجے جائیں۔ زیادہ سے زیادہ پودے مفت دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اپنے اپنے حلقوں کے رضاکار اور امدادی اداروں لاہور کے باشندوں کو اپنے مطالبات ڈویژنل فارسٹ آفیسر مسلم کلچرل ...

برما اور چین کے وزراء اعظم کی ملاقات کے بعد مشترک کمیونک کا اجراء

ہانگ کانگ یکم جولائی: وزیراعظم چین مسٹر چو این لائی برما سے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے اور طیارہ میں پٹرول بھرنے کے بعد یہاں سے چین کو روانہ ہو گئے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کے اعلان کے مطابق مسٹر چو این لائی وزیراعظم چین اور مسٹر یو نو وزیراعظم برما کی ملاقات کے بعد رنگون اور پیکنگ سے ایک مشترک کمیونک جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ چین اور برما انہی اصولوں پر چلیں گے جن پر چین اور ہندوستان چل رہے ہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ برما اور چین کے وزراء اعظم کی ملاقات میں دوسرے مسائل کے علاوہ برما میں نیشنلسٹ چین کے گوریلا دستوں کی موجودگی پر بھی غور کیا گیا۔

وزیراعظم برما نے کہا بڑی اقوام چھوٹی اقوام کے معاملات میں اس طرح کیوں مداخلت کرتی ہیں۔ چھوٹی قوموں کی خواہش ہے کہ ان کو آزاد چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ خود اطمینان سے رہ سکیں۔

پنجاب میں ہفتہ شجرکاری

لاہور یکم جولائی: محکمہ جنگلات پنجاب ... سے ... تک ہفتہ شجرکاری منائے گا ... شروع ہو جائیگی۔ محکمہ جنگلات کی نرسریوں سے ... مہیا کرنے کا انتظام ...

فارن سیکرٹری مسٹر آر کے نہرو تحقیق کیلئے بمبئی جا رہے ہیں

دہلی یکم جولائی: مسٹر آر کے نہرو فارن سیکرٹری شہادت گوا ان حالات کی تحقیقات کے لئے بمبئی جا رہے ہیں۔ جو گوا میں حکام کے ... اقدامات سے پیدا ہو گئے ہیں۔ حکومت ہند اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ کہ حکومت پرتگال نے جائز ضرورتوں سے زیادہ فوج جمع کر رکھی ہے۔ وہاں ۳۰۰۰ یورپین اور افریقی سپاہی پہنچ چکے ہیں۔ ۱۸ جون کو ۱۱ سپاہی اس جگہ اور لائے گئے۔ ان میں آٹھ افسر بھی شامل ہیں۔ غیر ملکی سپاہیوں کی لگاتار آمد یقیناً شدید ردعمل پیدا کرے گی۔ اور حکومت ہند پرتگالیوں کے جابرانہ اقدامات کو نظر انداز نہیں کر سکتی۔ ہندوستانی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ حکام پرتگال اپنے افعال اور ان کے نتائج کے ذمہ دار ہوں گے۔ ۱۸ جون کو تحریک آزادی کی سالگرہ منائے جانے کے بعد حکام پرتگال نے وسیع پیمانہ پر تشدد شروع کر دیا ہے۔

جزیرہ ڈیو کی آبادی ۵ ہزار سے زیادہ نہیں اور اس مقام کو ایک مستحکم قلعہ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں بنیادی حقوق کی پامالی

راولپنڈی یکم جولائی: متحدہ کشمیر لیڈرز کانفرنس کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبدالعزیز نے ایک بیان میں اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں بنیادی انسانی حقوق کی پامالی کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن قائم کرے۔

آپ نے کہا ہے۔ ہندوستان سے آنے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی حکومت آزادی رائے کا گلا گھونٹ رہی ہے۔ اور عوام کو جبر و تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے۔ یہ صورت حال کسی طرح گوارا نہیں کی جا سکتی۔ اقوام متحدہ کو اس کے سدباب کے لئے موثر کوشش کرنی چاہیئے۔

خلیج بنگال میں مشقی جنگ

کلکتہ یکم جولائی: جزائر انڈمان کے قریب خلیج بنگال میں ہندوستانی بحریہ کے جہاز مشقی جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اس جنگ میں جہاز دہلی گوداوری گنگا اور گومتی نیز رنجیت اور رانا راجپوت بھی مشق میں حصہ لیں گے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی کی منتقلی

ڈھاکہ یکم جولائی: گذشتہ شب یہاں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کو ڈھاکہ سے کسی مناسب مقام پر منتقل کیا جائے گا۔ نئی جگہ کے انتخاب کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو دس دن میں اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔

دفتر جماعت اسلامی قصور پر چھاپہ

لاہور یکم جولائی: آج دفتر جماعت اسلامی قصور شہر اور مقامی امیر محمد شریف قریشی کے مکان پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اس کے علاوہ منگل اور بدھ کی درمیانی رات کو انفارمیشن پریس لاہور پر بھی پولیس نے چھاپہ مارا۔ پولیس دونوں مقامات سے بعض کاغذات لے گئی ہے۔

ہند چینی کو مزید فرانسیسی افواج جلد بھیج دی جائیں گی!

پیرس یکم جولائی: فرانسیسی کابینہ نے کل فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہند چینی کو مزید افواج جلد سے جلد بھیجی جائیں۔ شمالی افریقہ و تیونس کو بھی فوج بھیجنے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ جنیوا میں فرانسیسی سفیر ایم شینو پر اظہار اعتماد کیا گیا۔ فرانس میں فوجی بھرتی کے سلسلے میں جلد ہی اعلان کیا جائے گا۔

لائل پور میں جلسوں کی ممانعت

لائل پور یکم جولائی: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائل پور نے ضلع کی حدود میں ایک ماہ تک جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔

لاؤس اور کمبوڈیا کی غیر جانبداری کی گارنٹی دی جائے

ادارہ اقوام متحدہ یکم جولائی: تھائی لینڈ نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے۔ کہ لاؤس اور کمبوڈیا کی غیر جانبداری کی گارنٹی دی جائے۔ یاد رہے کہ آج کل یہ ریاستیں فرانس کے قبضہ میں ہیں اور عنقریب ان کو مکمل آزادی دے دی جائے گی۔

ضروری اعلان

تمام ایجنٹ حضرات کو ماہ جون کے بل ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان کی ادائیگی ۱۰ جولائی تک ضرور ہو جانی چاہیئے بصورت دیگر ان کے نام اخبار کی ترسیل بند کر دی جائیگی

(منیجر الفضل لاہور)